السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زکوٰۃ کا مال کفار و مشرکین کو دینا جائز ہے یا نہیں ؟ اور یہ بھی واضح ہو کہ یہاں آج کل بہت بڑی قحط سالی ہو رہی ہے ، اور نرخ غلہ کا بہت گراں ہو گیا ہے ، مخلوق نہایت درجہ پریشان حال ہے ، اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جو قحط سالی ہوئی تھی ، تو بیت المال میں سے کفار کو کچھ دیا گیا تھا یا کہ نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوٰ کا مال کفار و مشرکین کو دینا جائز نہیں ہے ، حدیث معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے :

((فَاَخْبِرْ ھُمْ اَنَّ اللّٰہ قد افترض علیہم صدقة توٗخذ من اغنیا انہم وترو علی فقراء ہم الحدیث رواہ الشیخان))

اس حدیث کے تحت حافظ ابن حجر لکھتے ہیں :

((ان الزکوٰۃ لاتدفع الی الکافر لعود الضمیر فی فقراء ہم الی المسلمین الخ))

ہاں صدقہ تطوع کفار و مشرکین کو دینا جائز ہے ۔ ہدایہ میں ہے :

((ولا یجوزان یدفع الزکوٰۃ الی ذمی لقولہ علیہ السلام لمعاذ رضی اللّٰہ عنہ ففر من اغنیا ئہم دردبافی فقرائہم وید فوالیہ ما سویٰ ذلک من الصدقتہ وقال الشافعی لایدفع وہو روایة عن ابی یوسف رحمة اللّٰہ علیہ اعتباراً بالزکوٰۃ والی قولہ علیہ السلام تصدقوا علی اہل الادیان کلہا ولولا حدیث معاذ لقلنا بالجواز فی الزکوٰۃ انتہیٰ))

حافظ ابن حجر درایة تخریج ہدایة میں لکھتے ہیں :

((حدیث ۔ تصدقوا علیٰ اہل الادیان کلہا ابن ابی شیبہ من روایة سعید بن جبیر رفعہ لا تصدقوا الاعلیٰ اہل دینکم فنزلت ، لیس علیک ہداہم فقال تصدقوا علی اہل الادیان ومن طریق محمد بن حنفیة نحوہٗ ولا بن زنجویہ فی الاموال عن سعید بن المسیب ان النبی ﷺ تصدق علی اہل بیت من الیہود وہذہ مراسیل یشد بعضاً انتہیٰ واللّٰہ اعلم))

(حررہٗ محمد عبد الحق ملتانی عفی عنہٗ) (فتاویٰ نذیریہ ص ۴۹۵ ۔ ۴۹۶ ۔ جلد نمبر ۱) (سید نذیر حسین)

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 7 ص 255-256

محدث فتویٰ